www.novelsclubb.com
بیضاء
یہ کہانی ہر اس انسان کی ہے
جو اپنے حصّے کے خسارے
سے آگاہ ہونے پر اپنے اصل
کی طرف لوٹ جاتا ہے۔
از قلم سحرش جاوید
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بیضاء

از قلم

سحرش جاوید

www.novelsclubb.com

شجاع ہاؤس کے سامنے گاڑی رکتے ہی سارہ اسے بھی اپنے ساتھ لیے اندر چلی گئی اور سیدھا اپنے کمرے میں جا کر ہی دم لیا۔

"جلدی سے فریش ہو کر آؤ میں ابھی آتی ہوں۔۔۔میرے آنے تک تم فریش ہو چکی ہو۔۔۔مائینڈ اِٹ؟" سارہ کے تحکمانہ انداز پر بیضاء نے اثبات میں سر ہلایا تو سارہ قدرے ریلیکس ہوتی کمرے سے نکل گئی پانچ منٹ بعد ہی اپنے ہاتھ میں کچھ سنیکس اور ٹِن پیک تھامے واپس کمرے میں آئی۔اس کے اندر آتے بیضاء بھی باتھ روم سے نکل رہی تھی۔۔۔چہرہ دھویا ہوا تھا بھورے بال جو کہنیوں سے ذرا نیچے آتے تھے بکھرے ہوئے تھے جنہیں وہ ہاتھوں سے گول مول کیے جوڑا بنا رہی تھی۔اب وہ کچھ بہتر لگ رہی تھی۔

"پہلے کچھ کھاؤ اپنے اندر ہمت پیدا کرو اور پھر میں تمہاری اچھے والی سروس کرتی ہوں" اس کی بات کا مطلب سمجھتی بیضاء نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "میرا کیا قصور ہے؟"

"آخر تم کب تک یہ برداشت کرو گی گھر والوں کو بتا کیوں نہیں دیتی۔۔۔ دیکھو بیضاء اس سے پہلے کہ کچھ بُرا ہو جائے خدارا تم گھر میں بتا دو"

"تم ہی مجھے بتاؤ میں کیا بتاؤں گھر پہ۔۔۔ یہی کہ پچھلے کچھ عرصے سے میں خود کو کسی کی گہری نظروں کے حصار میں محسوس کرتی ہوں۔۔۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ وہ کون ہے مجھ سے کیا چاہتا ہے؟۔۔۔ میں کیسے بتاؤں اور کیا بتاؤں کوئی میرا یقین نہیں کرے گا سب اسے میرا وہم کہیں گے اور مجھے ہی پاگل سمجھیں گے"

اس کا ضبط جواب دے چکا تھا آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر اسکے ہاتھوں پر گر رہے

تھے سارہ نے آگے بڑھ کر اسے خود سے لگایا اور تسلی آمیز لہجے میں اسے چپ کروانے لگی۔

"شششش۔۔۔چپ ہو جاؤ یار سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان مت ہو۔۔۔اللہ پر بھروسہ رکھو" وہ اسے تو تسلی دے رہی تھی لیکن خود بھی اس کیلئے بے حد پریشان تھی۔۔۔عجیب مصیبت تھی جس کا کوئی سرا ہی نہیں مل رہا تھا اس وقت وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی کہ وہ اس کیلئے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سارہ جلد۔۔۔۔" زمران دھڑام سے دروازہ کھولتا اندر آیا اور ان دونوں کو اس طرح دیکھ کر ٹھٹھک گیا باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔بیضاء جلدی سے الگ ہوتی رُخ موڑ کر آنسو صاف کرنے لگی جو زمران دیکھ چکا تھا وہ چھپنے کیلئے

جلدی سے باتھروم میں گھس گئی۔اسے روتا دیکھ کر جو بات زمران کے ذہن میں آئی وہ یہ تھی کہ "یہ آنکھیں رونے کیلئے نہیں بنیں"

"اسے کیا ہوا ہے؟"اس نے ایک ابرو اچکاتے سوالیہ نظروں سے سارہ کو دیکھا۔

"کچھ نہیں بس ذرا سی طبیعت ناساز ہے اس کی۔۔۔آپ بتائیں اس وقت گھر پہ کیا کر رہے ہیں میرا مطلب اس وقت آپ آفس میں ہوتے ہیں"

www.novelsclubb.com

"آیا نہیں ہوں بلایا گیا ہوں نانو اور ابا میاں آچکے ہیں اور ان کا حکم ہے کہ سارے بچے جلال ہاؤس میں انکے پاس موجود ہوں اسی لیے تمہیں لینے آیا تھا"زمران نے تفصیل سے اپنی وہاں موجودگی کی وجہ بتائی۔

"واؤ نانو لوگ آ گئے۔۔۔اچھا آپ بس پانچ منٹ باہر ویٹ کریں ہم آ رہی ہیں"

وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔۔وہ دونوں بھی جلدی سے خود کو سنبھالتی باہر نکلیں۔

****

جلال ہاؤس میں میر حاکم اور جلال صاحب کے علاوہ باقی سب چھوٹے بڑے محفل جمائے بیٹھے تھے۔۔۔بیضاء پوری توجہ سے فردوس بیگم کی کسی بات پر سمجھنے والے انداز میں مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی تبھی میر حاکم نے آ کر پیچھے سے بیضاء کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ دیے۔پہلے تو وہ حیران ہوئی پھر ہاتھوں سے اپنی آنکھوں پر رکھے ہاتھ ٹٹول کر وہ پہچان گئی اور ایک دم سے صوفے سے اچھل کر کھڑی ہوتی اپنے باپ کو دیکھ کر انکی طرف لپکی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بابا!....آئی مِسڈ یو سو مچ" وہ باقی سب کی موجودگی کو فراموش کیے ان سے لپٹ کر کھڑی تھی۔

"بابا آل سو مِسڈ یو میرا بچہ" انہوں نے اسے خود سے الگ کرتے اسکا ماتھا چوما تھا۔

"پتہ ہے مجھے آپ کتنا مس کرتے ہیں اسی لیے پورا پورا مہینہ غائب رہتے ہیں" اس کے شکوے سن کر میر حاکم کا دھیما سا قہقہہ گونجا تھا۔

"آہم آہم۔۔۔" تبھی ابا میاں نے اندر آتے باپ بیٹی کے پیار کے مظاہرے کو دیکھ کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

"السلام علیکم ابا میاں کیسے ہیں آپ ؟" بیضاء نے جلدی سے ان کے آگے اپنا سر جھکایا ابا میاں نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھتے اسے دعا دی اور صوفے پر بیٹھ گئے۔

"آپ سب کو ہی معلوم ہوگا کہ یہ جرگا کیوں لگایا گیا ہے"

"جی ابا میاں آپ نے تیمو۔۔۔" دایان کی چہکتی ہوئی آواز کو منزہ بیگم کے ٹہوکے سے بریک لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جیسا کہ یہ پہلے سے طے ہو چکا تھا زائرہ کی پڑھائی پوری ہوتے ہی اسکی رخصتی ہو جائے گی، ماشاءاللہ سے اب تو تیمور بھی اس قابل ہو چکا ہے کہ اپنے باپ کا سہارا لیے بغیر اپنا گھر چلا سکے..... ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ سب بچوں کے امتحان ختم

ہوتے ہی اگلے مہینے کی 26 تاریخ کو ان دونوں کی شادی ہو گی اگر کسی کو کوئی اعتراض ہے تو ابھی بتا سکتا ہے" کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا سب ہی ان کی رائے سے متفق تھے۔ایک دم سے پورے گھر میں شور سا مچ گیا تھا۔سب منہ میٹھا کرتے ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔زائرہ ان سب سے منہ چھپاتی پھر رہی تھی کیونکہ اس وقت ان کا شکار تیمور اور زائرہ بنے ہوئے تھے۔

"چلو اب بس کرو یہ ہلا گلا اور سو جاؤ جا کر" ابا میاں سب کو کہتے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ان کے پیچھے باقی بڑے بھی اپنے اپنے کمروں میں جا رہے تھے۔۔۔اس وقت ہال میں صرف نوجوان پارٹی موجود تھی ان سب کا فی الحال وہاں سے اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

****

"یا اللہ تیرا شکر ہے تیمور کی شادی ہو رہی ہے ہم کنواروں کی دعائیں قبول ہونے کے دن قریب آ رہے ہیں" ان سب میں سے دایان زیادہ خوش نظر آ رہا تھا۔

"دایان بھائی آپ بھول کیوں جاتے ہیں آپ سے پہلے زمران بھائی کی باری ہے پھر آپ کی باری آئے گی" ارحہ نے اسکے ارمانوں کا گلا گھونٹنا چاہا جس پر اس نے بہت برا منہ بنایا تھا۔

"زمران یار تم بھی تیمور کے ساتھ ہی شادی کروالو تاکہ میرا نمبر بھی جلدی آئے۔۔۔ویسے جس فیلڈ میں تم ہو اب تک تو جانے کتنی گرل فرینڈز بنا چکے ہو گے" دایان کی اس بات پر بیضاء نے ایک جھٹکے سے زمران کو دیکھا اسی لمحے زمران نے بھی اسے دیکھا۔ "وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے" اس کے ذہن میں کچھ دن پہلے پڑھی گئی سورۃ المؤمن کی آیت گونجنے لگی۔ بیضاء نے فوراً سے اپنی نظریں پھیر لیں۔ "او اللہ میں تو آپ سے کچھ نہیں چھپا سکتی" وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مخاطب تھی۔ اس نے دوبارہ اس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس ان فضولیات کیلئے ٹائم ہی نہیں ہوتا ویسے بھی ہم حلال ڈیٹس پر یقین رکھتے ہیں ڈائریکٹ اپنی بیوی کے ساتھ ہی ڈیٹ ماریں گے" اس کی بات سن کر جانے کیوں بیضاء کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ فوراً چھپا گئی۔

"جاؤ یار تم نے تو سارا مزا ہی خراب کر دیا تم سے یہ امید بالکل بھی نہیں تھی" دایان کی اوور ایکٹنگ پر سب نے اسے گھورا تھا۔

"لو جی ہمارے مولوی صاحب کا یہ حال ہے تو پھر تیمور اور زمران کو تو ویسے ہی چھوٹ ہے"

"دیکھیں بھابھی ماں! مولوی صاحبان بھی اپنے سینے میں ایک عدد دل رکھتے ہیں۔ ہم بھی محبت کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ پتہ نہیں آپ لوگوں نے ہماری کیا امیج بنا رکھی ہے بھئی ہم بھی باقی انسانوں کی طرح عام انسان ہی ہوتے ہیں۔ ہم اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہوتے بلکہ اسے اپنے دل، جگر، روح کا مکین بنا لیتے ہیں"

"ہاں ٹھیک کہا۔۔۔ پھر چاہے گھر کا مکین بنانے کیلئے اماں ابا راضی ہوں یا نہ ہوں کیا فرق پڑتا ہے" زمران کے تبصرے پر ہال میں سب کے قہقہے گونجے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جی نہیں۔۔۔ دایان میر عالم کی محبت میں اتنی طاقت ہے کہ جو دل کی مکین ہو گی وہی گھر کی مکین بھی بنے گی" اس کی بات پر سب نے یک زبان "آمین" کہا تھا۔

ان سب میں موجود کوئی تھا جس نے دایان کی بات پر زور سے آنکھیں میچ کر ایک

گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔اسکا ایسا ردعمل دایان نے بڑے غور سے دیکھا تھا۔ جس پر اس نے اپنے سر کو ہلکا سا جھٹکا تھا۔

"تم اتنی جلدی کہاں چل دی؟" بیضاء کو وہاں سے اٹھتے دیکھ کر زائرہ نے دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"میرے سر میں درد ہے میں سونا چاہتی ہوں" اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جو واقعی اس کی ناساز طبیعت کی چغلی کھا رہی تھیں۔سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر وہ کچھ پزل سی ہوئی تھی پھر جلدی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔اس کے منظر سے اوجھل ہونے تک زمران کی نظروں نے اسکا تعاقب کیا تھا۔

"اوئے تم کہاں گم ہو گئے ہو" تیمور کے بلانے پر وہ دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوتا باتوں میں مشغول ہو گیا۔

****

میں کیا لکھوں کہ جو میرا تمہارا رشتہ ہے

وہ عاشقی کی زباں میں کہیں بھی درج نہیں

لکھا گیا ہے بہت لطف وصل و درد فراق

مگر یہ کیفیت اپنی رقم نہیں ہے کہیں

یہ اپنا عشق ہم آغوش جس میں ہجر و وصال

یہ اپنا درد کہ ہے کب سے ہم دم مہ و سال

اس عشق خاص کو ہر ایک سے چھپائے ہوئے

"گزر گیا ہے زمانہ گلے لگائے ہوئے"

وہ ٹیرس پر جھولے پہ بیٹھی اپنی ڈائری پر یہ غزل لکھ رہی تھی ڈائری بند کرتی ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں چاند کو دیکھ رہی تھی۔اس نے اپنے قریب سے آتی دایان کی آواز پر چونک کر اسے دیکھا۔

"تم کب آئے ؟۔۔۔۔تم سب کے ساتھ نیچے بیٹھے تھے پھر یہاں کیا کر رہے ہو؟"

وہ کچھ حیرت اور کھوجتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔جو اپنی مخصوص نشست سنبھالے اس سے کچھ فاصلے پر فلور کشن پر بیٹھ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سب اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے ہیں" وہ اپنی جیب سے موبائل نکالتا اسے جواب دے رہا تھا۔

"کیا! اتنی جلدی!" بیضاء اسکی بات پر حیران تھی کیونکہ جب بھی وہ سب اکٹھے ہوتے تھے تو پھر رات گئے ہی محفل ختم کرتے تھے۔

"محترمہ ایک بج چکا ہے اس سے پہلے کہ ابا میاں ہمیں جوتے مار کے کمروں میں بھیجتے سب کو اپنی عزت پیاری تھی اسی لیے چلے گئے" وہ اب بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

"اتنا ٹائم ہو گیا اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا" بیضاء بھی اب سکون سے جھولے کو ہلکا ہلکا جھولا رہی تھی۔

"تم کسی کی یادوں میں اس قدر گم تھی تو وقت گزرنے کا خیال کیسے آتا" اب وہ پوری توجہ سے شرارت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بیضاء نے بھی گڑبڑا کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے سمجھے۔۔۔ میں تو بس ایسے ہی یہاں بیٹھی تھی" اس نے اپنے لہجے کو حتی المقدور مضبوط بناتے ہوئے کہا۔

"چھپالو چھپالو۔۔۔ کب تک چھپاؤ گی مجھ سے۔۔۔ آخر میں میرے پاس ہی آؤ گی بچو وجمورے" بیضاء نے بغور اسکے تاثرات جانچنے چاہے۔ آیا وہ صرف مذاق اڑا رہا تھا یا سچ میں جاننا چاہتا تھا۔ یہ بھی سچ ہی تھا دایان سے وہ اپنی ہر بات شئیر کرتی تھی سوائے ایک بات کے جس کا بوجھ وہ اکیلی سہتے سہتے تھکنے لگی تگی۔ کچھ پل خاموشی سے گزرے جسے بیضاء کی آواز نے توڑا۔

"دایان تمہیں کبھی کسی سے محبت ہوئی ہے؟" بیضاء نے کچھ توقف سے پوچھا تھا۔

"ہاں ہوئی ہے نا۔۔۔تم سے ہوئی ہے" وہ اپنی مسکراہٹ دبائے موبائل پر گیم کھیلتے اسکی باتوں سے محظوظ ہو رہا تھا۔ اسکا جواب سن کر بیضاء کو غصہ چڑا تھا لیکن ضبط کر گئی۔

"ارے بھئی میں دوسری ٹائپ والی محبت کی بات کر رہی ہوں" وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اس سے کیا پوچھنا چاہ رہی ہے لیکن اسے تنگ کرنا وہ خود پر فرض سمجھتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنا فریضہ انجام دے رہا تھا۔

"محبت کی ٹائپس کا تو اب مجھے نہیں پتہ۔۔۔بس اتنا پتہ ہے محبت، محبت ہوتی ہے اور وہ میں تم سب سے کرتا ہوں"

"فٹے منہ پھر تمہاری محبت کا" اسکی بات پر دایان نے قہقہہ لگایا۔اسکے بے لاگ قہقہے کی وجہ بیضاء کو سمجھ نہیں آئی تھی اسی لیے وہ اسے پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے افسوس سے دیکھ رہی تھی۔

"آئی بڑی ماہرہ خان" اب اسے یاد آیا تھا کہ وہ اس کے ڈائیلاگ کی وجہ سے ہنس رہا ہے جس کی وجہ سے وہ بھی مسکرانے لگی۔

تم بیٹھ کر یونہی پاگلوں کی طرح ہنستے رہو میں جا رہی ہوں"

"اچھا اچھا بتا رہا ہوں تم بیٹھو تو سہی" اس نے اب سچ میں دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے جیسے سیرنڈر کیا تھا۔

"ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ محبت کا لفظ سنتے ہی ہمارے ذہن میں "افیئر ز ٹائپ" بہت خراب سا امپریشن ابھرتا ہے ورنہ محبت تو بہت پاک جذبہ ہے لیکن ہم نے اسے پاک رہنے نہیں دیا۔۔۔ محبت تو کسی سے بھی ہو سکتی ہے جیسے مجھے خود سے ہے، تم سے ہے، گھر والوں سے ہے میں چاہ کر بھی تم سب کی محبت اپنے دل سے ختم نہیں کر سکتا۔۔۔ اور جس محبت کے بارے میں تم پوچھنا چاہ رہی ہو وہ بھی کرتا ہوں۔ اور کس سے کرتا ہوں وہ ابھی نہیں بتاؤں گا۔ خود پتہ لگا سکتی ہو تو لگا لو" وہ گنگ سی اسے دیکھے جا رہی تھی۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ دایان کسی موضوع پہ سیریس ہو کر بات کرتا تھا۔ "تم بیٹھ کر چاند دیکھو میں تو چلا سونے"

"اوئے گھنے میسنے کہاں جارہے ہو؟۔۔۔مجھے اپنی اس ہوتی سوتی کا نام بتا کر جاؤ ورنہ میں نے شور مچادینا ہے" وہ اس کی دھمکی نظرانداز کرتا جاچکا تھا۔

" گھنا میسنا، کمینا، ایک نمبر کا بدتمیز انسان ہے۔۔۔میں بھی پتہ لگا کر رہوں گی" وہ پرعزم سی خود کو ایک نئے "بھابھی ڈھونڈ" مشن کیلئے تیار کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

****

زائرہ فجر کے بعد چائے پیتے ہوئے لان میں چہل قدمی کر رہی تھی۔ تبھی پورچ میں گاڑی آکر رکی جس میں سے تیمور نکلتا ہوا اندر بڑھنے لگا لیکن اسے لان میں دیکھ کر تیمور کے قدم خود بخود اس کی طرف بڑھنے لگے۔اس کی کچھ دنوں سے نائٹ شفٹ چل رہی تھی۔

"السلام علیکم زوجہ محترمہ!"جب سے ان کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی وہ تیمور سے کترانے لگی تھی آج بھی تیمور نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اسے آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

"وعلیکم السلام!۔۔۔آپ کیلئے چائے لاؤں؟"مقصد صرف منظر سے غائب ہونا تھا۔

"یہی کافی ہے۔۔۔۔ادھر آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے"اس کے ہاتھ سے چائے کا مگ لے کر اسے بازو سے پکڑے لان میں موجود کرسیوں پر بیٹھا چکا تھا خود بھی

اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھا اسے غور سے دیکھنے لگا۔ جو اسکے علاوہ ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔ تیمور اسکا گریز سمجھ رہا تھا۔

"تم خوش ہو؟"

"بڑی جلدی خیال آگیا آپکو میری مرضی جاننے کا" وہ نروٹھے پن سے کہتی ہنوز اس سے نظریں چرائے سامنے درخت پر بیٹھی چڑیا کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے وہ وہاں بیٹھی ہی صرف اسے دیکھنے کیلئے تھی۔

"جس طرح تم مجھے اگنور کرتی ہو میرا بس چلے تو آج ہی تمہیں رخصت کروالوں" وہ چائے کے گھونٹ بھرتا شرارت سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ہااہ! میں کب آپ کو اگنور کرتی ہوں؟"

"یہ تو میں تمہیں بعد میں تفصیل سے بتاؤں گا ابھی جو پوچھا ہے اسکا جواب دو"

"میں بالکل بھی خوش نہیں ہوں تیمور" اسکی بات پر تیمور کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا تھا۔

"میں تمہاری اس بات کا کیا مطلب لوں؟" وہ بے حد سنجیدہ ہو چکا تھا۔ چہرے سے پہلے والی شرارت اعنقا ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ جانتے ہیں میں ابھی مزید پڑھنا چاہتی ہوں پھر بھی آپ نے رخصتی کا شور مچا دیا ہے" ناراضگی ہنوز برقرار تھی۔

"اففففف! بیگم تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا" وہ پل میں اپنی جون میں واپس آیا تھا۔

"بیوی سے ڈرنا ہی چاہیئے۔۔۔کب کیا کر جاؤں آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا" وہ اسکی طرف دیکھتی چیلنجنگ انداز میں ابرو اٹھائے کہہ رہی تھی۔

"یار تم میں تو ابھی سے ٹیپیکل بیویوں والے گٹس نظر آنے لگے ہیں بعد میں جانے کیا کرو گی" اب وہ اسکی باتوں سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"تمہیں اس وجہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جیسے اب زندگی چل رہی ہے بعد میں بھی ایسے ہی چلے گی۔ تمہیں آگے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی پھر کیا مسئلہ ہے"

"آپ نہیں سمجھ رہے میں ایسی توجہ نہیں دے پاؤں گی جس طرح اب پڑھتی ہوں" زائرہ ابھی بھی جھنجھلائی ہوئی تھی۔

"کیوں بعد میں ایسا کیا ہو جائے گا؟"

www.novelsclubb.com

"آپ تو چھوٹے بچے ہیں نا جسے سمجھ نہیں آرہی" وہ ایک ادا سے آنکھیں اوپر کو اٹھائے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی جو ڈھیٹ بنا صرف اسے دیکھے جا رہا تھا۔

"نہیں مجھے بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تم اچھی طرح سمجھاؤ تو شاید سمجھ آجائے" وہ آرام سے کرسی سے ٹیک لگائے اپنی مسکراہٹ دبا کر مگ میں بچے آخری گھونٹ پی رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے بات کرنا ہی بے کار ہے" وہ پیر پٹخ کر وہاں سے اٹھتی اندر جانے لگی لیکن تیمور نے اس کی کلائی تھام کر واپس اسے کرسی پر بٹھایا۔

"زائرہ۔۔۔ادھر دیکھو میری طرف "اس نے ایک جذب سے کہا اس کے اس طرح پکارنے پر زائرہ نے اسکی طرف دیکھا۔

" تمہیں میری ذات سے کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔میں بس اتنا چاہتا ہوں جب میں صبح اٹھوں سب سے پہلے تمہیں دیکھوں۔جب میں ہاسپٹل جانے لگوں میری بیوی میری تیاری میں مدد کروائے، میں جب واپس آؤں مجھے میری بیوی کمرے میں میرا انتظار کرتی ہنستی مسکراتی ہوئی ملے۔۔۔۔کیا میں اتنی سی خواہش بھی نہیں رکھ سکتا" زائرہ کی کلائی ابھی بھی تیمور کے ہاتھ میں تھی جسے چھڑانے کی نہ اس نے کوشش کی تھی اور نہ ضرورت تھی۔

"اب تو کوئی شکایت نہیں ہے نا" تیمور نے التجایہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اونہوں۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی مسکرانے لگی۔"آپ کیلیئے ناشتہ بناؤں"موڈ بحال ہو چکا تھا تو اب شوہر کی خدمت کرنے کا خیال بھی آ گیا تھا۔

"فی الحال نہیں۔۔۔ابھی تو صرف سونا چاہتا ہوں۔۔۔ تھینکس فار دِس"وہ چائے کا خالی مگ میز پر رکھ کر پُر سکون سا اٹھ کر وہاں سے جانے لگا۔

****

وہ آئینے کے سامنے کھڑی نقاب پہن رہی تھی اپنی تسلی کرنے کے بعد وہ مڑِ کے سامنے سے ہٹتی بیڈ پر بیٹھ کر سنیکرز پہن رہی تھی۔

"بیضاء آپی تیمور بھائی آپکا ویٹ کر رہے ہیں جلدی سے نیچے آئیں"

"کیا!۔۔۔ تیمور بھائی!۔۔۔ دانی کہاں ہے؟"

"وہ تو قافلے کے ساتھ گئے ہیں دو تین دن بعد ہی آئیں گے جلدی کریں تیمور بھائی پہلے ہی تھکے ہوئے ہیں" ارحہ کی نئی اطلاع پر وہ جلدی سے بیگ اور فولڈرز پکڑے اسکے ساتھ ہی باہر نکل گئی۔

"یار اب پھر سے تیمور بھائی کے سوال جواب اور انوسٹیگیشن شروع ہو جانی ہے مجھے ان کی یہی عادت اچھی نہیں لگتی" اپنے تیئں وہ ارحہ کو بتا رہی تھی لیکن اسکے انتظار میں سیڑھیوں سے نیچے کھڑا تیمور بھی اسکی گل افشانی سے فیض یاب ہو چکا

تھا۔بیضاء ہڑ بڑی میں سیڑھیاں اترتی تیمور کو نظر انداز کرتی سیدھا جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ تیمور بھی خاموشی سے گاڑی نکالنے لگا۔

"تیمور بھائی میرا وہ مطلب نہیں تھا جو آپ سمجھ رہے ہیں" بیضاء اپنے دائیں ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی پشت کو مسلسل سہلا رہی تھی۔ایسا وہ بے چینی یا پریشانی میں کرتی تھی۔

"میں جانتا ہوں تمہارا کیا مطلب تھا۔۔۔۔یہ جسے تم فضول کی روک ٹوک کہتی ہوا سے ہم مرد "پروٹیکشن" کہتے ہیں۔اپنے گھر کی عورتوں کیلئے پوزیسسونس، فکر مندی ان کی حفاظت کرنا یہ سب اللہ نے ہم مردوں میں فطری طور پر شامل کیا ہوا ہے بیضاء۔۔۔ تم نے موویز میں بھی دیکھا ہو گا جو ریپسٹس اور غنڈے ہوتے ہیں وہ بھی اپنی عورتوں کیلئے اتنے ہی پوزیسسو ہوتے ہیں انفیکٹ وہ دوسرے مردوں کی

نسبت اوور پوزیس ہوتے ہیں چونکہ وہ خود گناہوں میں ملوث ہوتے ہیں تو انہیں خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔۔۔تم چاہ کر بھی اس فکر مندی کو جھٹلا نہیں سکتی یہ ہم میں ایسے ہی رہے گی" تیمور بہت آرام اور پیار سے سمجھا رہا تھا۔کیونکہ وہ جانتا تھا سامنے والا ایک یہی زبان سمجھتا ہے۔

"لیکن دانی تو ایسا نہیں ہے۔۔۔وہ تو اس طرح روک ٹوک نہیں کرتا" وہ رخ تیمور کی طرف کیے حیران سی اس کے جواب کی منتظر تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایسا تو تمہیں لگتا ہے ورنہ وہ تو اس معاملے میں مجھ سے بھی زیادہ پوزیسسو ہے تقریباً ہر وقت وہ تم لوگوں کے آس پاس ہوتا ہے تم لوگوں کو خود یونیورسٹی چھوڑ کے آتا ہے اور واپسی پر وہ اپنی ٹف روٹین کی وجہ سے خود پِک نہیں کر سکتا لیکن وہ ڈرائیور سے تب تک پوچھتا رہتا ہے جب تک تم لوگ گھر نہیں پہنچ جاتی۔۔۔اس

دن بھی میں اسی کے کہنے پر تم لوگوں کو لینے جانے والا تھا۔۔۔وہ خود بزی تھا اور ڈرائیور یہاں نہیں تھا لیکن تم میرے جانے سے پہلے ہی آگئی تھی اسی لیے میرا تم سے بازپرس کرنا فرض تھا" وہ حیرانی سے سب سن رہی تھی اور سن کر اچھا بھی لگ رہا تھا۔

"سوری بھائی!! آئندہ میں بدتمیزی سے گریز کروں گی۔" تیمور نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا جو ندامت سے سر جھکائے ابھی بھی اپنا ہاتھ سہلا رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں بیضاء۔۔۔جاؤ اب شاباش اور واپسی پر فون کر دینا" ان کی باتوں کے دوران وہ کب یونیورسٹی پہنچے اسے اندازہ ہی نہیں ہوا وہ مسکرا کر اسے اللہ حافظ کہتی گاڑی سے نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

****

وہ سارا گروپ اپنی کلاس کی طرف جا رہا تھا۔زاویار اسی کوریڈور سے گزر رہا تھا اسے وہاں سے گزرتا دیکھ بیضاء اپنی دوستوں کو وہاں رکنے کیلئے کہہ کر جلدی سے زاویار کی طرف آئی۔

"السلام علیکم زاوی بھائی"اس کی آواز سن کر زاویار بھی چونک کر رک گیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو تم لوگوں کے کچھ دنوں میں ایگزیمز ہیں پھر یہاں آنے کا مقصد؟"وہ سوالیہ انداز میں ابرو اٹھائے بیضاء کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ہم کونسا شوق سے آتی ہیں وہ حماد سر ہیں نا پہلے وہ کافی لمبی لیو پہ تھے اب انکا بس نہیں چل رہا ایک ہی ہفتے میں ہمیں سارا کچھ گھول کر پلا دیں" حماد سر ان کے لیٹریچر کے سر تھے جن کے بے حد سنجیدہ مزاج کی وجہ سے ان سب کی جان جاتی تھی۔

"شرم کرو سر ہیں تمہارے"

"سر ہیں اسی لیے تو ایسے کہہ رہی ہوں۔۔۔اچھا آپ چھوڑیں یہ بتائیں طہور کیسی ہے؟"

"بھائی کا حال پوچھا نہیں اور دوست کے احوال جاننے میں دلچسپی ہے۔۔۔ یہ بھائی کے ساتھ کچھ زیادتی نہیں ہو گئی"

"در حقیقت تو بھائی کا حال ہی پوچھ رہی ہوں۔۔۔ دوست ٹھیک تو بھائی بھی ٹھیک"

"بڑی باتیں بنانی آگئی ہیں۔۔۔ ویسے تمہاری دوست بہت پیاری ہے" بیضاء کی ہنسی کی آواز اسکے گروپ تک پہنچی تھی۔۔۔ جو اس کے ہی انتظار میں کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

"آپ گھر جا رہے ہیں یا ملکہ ہانس؟"

"گاؤں جا رہا ہوں یہاں تو اب اگیزیمز چل رہے ہیں۔۔۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"
زاویار اسی یونیورسٹی میں ایز آ ویزٹنگ لیکچرر مقرر تھا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ پھر آپ ایسا کریے گا طہور کو میری طرف سے بہت سارا پیار دیجئے گا"

"تاکہ تمہاری دوست میرا گلا دبانے میں ایک سیکنڈ کی دیر بھی نہ لگائے" وہ اسکی شرارت سمجھ گیا تھا۔۔۔ ماہ نور نے اسے آواز دی کیونکہ وہ کلاس کیلئے لیٹ ہو رہی تھیں۔

"اچھا میں چلتی ہوں پھر ملیں گے۔۔۔۔اللہ حافظ "زاویار بھی آگے چلا گیا۔

"یہ تم کیا سر زاویار سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی؟"جب تک وہ ساری تفصیل نہ جان لیتی انہیں چین کہاں آنا تھا۔

"کچھ نہیں بس کچھ پرسنل تھا"

"اووووو دھیان سے ذرا بھیا کہتے کہتے کہیں سیانہ بن جائیں" بیضاء کو حفصہ کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ یار! بھائی ہیں وہ۔۔۔۔ ویسے بھی وہ کسی اور کے ساتھ کمیٹیڈ ہیں" اس کے انکشاف پر سب کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا جس کا سب سے زیادہ اثر ماہ نور پر ہوا تھا۔ وہ وہیں ساکت کھڑی رہ گئی تھی جبکہ باقی کلاس میں جا چکی تھیں۔

****

کلاس سے فارغ ہو کر وہ سب کسی بات پر پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے کینٹین کی طرف جا رہی تھیں۔

"حفص یار میری فائل تیرے پاس ہے کیا؟" بیضاء کے اس طرح اچانک پوچھنے پر حفصہ (جسے بیضاء حفص کہتی ہے) نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

"یار وہ تو میں کلاس میں ہی بھول آئی ہوں" بیضاء نے دانت پیس کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

"پناہ مانگو اس دن سے جب میں تمہیں بھی ایسے ہی کہیں رکھ کر بھول جاؤں گی۔۔۔ تم لوگ جاؤ میں فائل لے کر آتی ہوں" وہ غصے سے کہتی واپس کلاس کی طرف مڑی۔۔۔ کلاس میں پہنچتے ہی اسے سامنے پڑی فائل نظر آ گئی۔ وہ فائل پکڑتی باہر کوریڈور میں چل رہی تھی لیکن کسی احساس کے تحت پیچھے مڑ کر دیکھا سارا کوریڈور خالی تھا۔ لیکن وہ جان چکی تھی کہ وہ یہیں کہیں چھپا ہے۔

"مجھے اتنا تو معلوم ہو چکا ہے تم جو کوئی بھی ہو بہت بزدل ہو سامنے آنے کی ہمت نہیں رکھتے تم۔۔۔ یوں دور سے ہی مجھے ہراس کرنے کی بہت کوشش کر لی اب نہیں ڈروں گی تم سے بہتر ہو گا آئندہ مجھے اس طرح ڈرانے کی کوشش بھی مت

کرنا" وہ ابھی بھی متلاشی نظروں سے اس طرف دیکھ رہی تھی لیکن کسی کو سامنے نہ پاکر واپس جانے لگی۔اسی وقت ایک لڑکا کلاس سے نکل کر اسکے سامنے آیا وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا بیضاء کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔بیضاء اسے پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔اسے دیکھ کر بیضاء پر سکتہ طاری ہو چکا تھا۔اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ "وہ" اسے اس طرح ہراس کر سکتا ہے۔اسے سمجھ نہیں آرہی وہ اب تک وہاں کیوں رکی ہے بھاگی کیوں نہیں وہاں سے اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت فی الوقت مفقود ہو چکی تھی۔وہ بس اسے دیکھے جارہی جو عین اس کے سامنے کھڑا ہو چکا تھا۔ہاں... یہ وہی آنکھیں تھیں جن کی تپش وہ خود پر محسوس کرتی تھی جن سے اسے الجھن ہوتی تھی جن سے اسے خوف آتا تھا۔یہ وہی "سیاہ آنکھیں" تھیں جو وہ بچپن سے دیکھتی آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"او مائے بلیک نینجا! آج تو سچ میں نینجا والی روح آگئی ہے تم میں۔۔۔مجھے اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر بھی تمہیں ڈر نہیں لگ رہا۔۔۔انٹرسٹنگ" وہ چہرے پہ مکروہ مسکراہٹ سجائے غور سے اسے دیکھ رہا تھا جو بلیک عبایا اور بلیک ہی خمر (عربی اسکارف جو سر گردن اور سینے کو خوب اچھی طرح ڈھانپتا ہے) اوڑھے ہوئے تھی۔اسکی صرف آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں جن میں اب کوئی تاثر نہیں رہا تھا۔ اسکے ہاتھ فائل کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے جس کا مطلب تھا کہ وہ ڈر پر قابو پانے کی کوشش کررہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"اب کیا چاہتے ہو؟" پوچھتے ہوئے بیضاء کی آواز بے حد سرد تھی۔

"تمہیں" اس کا جواب سن کر بیضاء کو حیرانی نہیں ہوئی تھی شاید وہ پہلے سے ہی اس کا جواب جانتی تھی۔

"ناممکن ہے" وہ خود کو کمپوز کر چکی تھی اسی لیے تھوڑی ہمت کا مظاہرہ کر رہی تھی۔

"میں ممکن بنالوں گا۔۔۔تم بس ہاں کر دو" وہ اپنے مخصوص سٹائل میں دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے کھڑا تھا۔دیکھنے میں وہ کسی خاندانی گھر کا لڑکا لگتا تھا۔

"ایک لڑکی کبھی بھی اس شخص کا ساتھ نہیں چاہے گی جس کے وجود سے وہ خود کو غیر محفوظ محسوس کرے، میرا جواب آج بھی وہی ہے جو آج سے تین سال پہلے تھا" وہ اپنی سنا کر واپس مڑنے لگی لیکن اس کی آواز نے اس کے قدم وہیں روک دیئے۔

"مطلب تم چاہتی ہو کہ میں پھر سے کوئی ایسا قدم اٹھاؤں جس سے سراسر تمہارا ہی نقصان ہو گا جیسے تین سال پہلے ہوا تھا یاد تو ہو گا ہی۔۔۔بھول بھی کیسے سکتی ہو"اس کی بات پر بیضاء کی فائل پر گرفت ڈھیلی پڑی۔اس کی آنکھوں سے وہی خوف ظاہر ہونے لگا تھا جو وہ اس کی موجودگی میں محسوس کرتی تھی۔اس کی حالت سے مقابل محظوظ ہوتے اسے مزید خود سے خوفزدہ کر رہا تھا۔

"پہلے بھی میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر تم نے میرے لیے کوئی راستہ ہی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔اب بھی دیکھو تو میں اتنے پیار سے تمہیں منا رہا ہوں لیکن تم ہو کہ مان ہی نہیں رہی۔۔۔ناٹ فیئر مائی نینجا۔۔۔تم بچپن سے جانتی ہو مجھے جو چیز پسند آ جائے اسے حاصل کر کے ہی رہتا ہوں تم مجھے ہر دفعہ انکار نہیں کر سکتی۔۔۔ماننا تو تمہیں ہو گا بہتر ہے خود ہی مان جاؤ ورنہ جو میں کروں گا اس کیلئے بھی تم ہی مجھے مجبور

کروں گی" اس نے "تم" پر زور دیتے ہوئے کہا وہ اپنے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجائے اس کی حالت سے خط اٹھا رہا تھا۔

"ہو گیا تمہارا؟۔۔کرلی بکواس؟۔۔ڈرالیا؟۔۔دے لی دھمکی؟۔۔اب میری سنو ۔۔۔جو جی میں آئے کرو میں تمہاری ان دھمکیوں سے اب نہیں ڈرنے والی، مجھے وہ پہلے والی بیضاء مت سمجھنا جو تمہاری ان حرکتوں پر صرف خاموش ہو گئی تھی، آئندہ میرا راستہ روکنے کی کوشش بھی کی یا مجھے مزید ڈرانا چاہا پھر جو حشر میں تمہارا کروں گی وہ ایک دنیا دیکھے گی اور تم جانتے ہو بیضاء جو کہتی ہے وہ کر کے دکھاتی ہے" وہ انگلی اس کی طرف اٹھائے غصے سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وارن کر رہی تھی۔وہ کنگ سا بیضاء کی جلالی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا جن میں اب ڈر نام کی شبیہ تک نہیں تھی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا بیضاء تن فن کرتی لمبے ڈگ بھرتی چلی گئی۔

"کلر ہے یار۔۔۔ تمہاری ہر ادا سر آنکھوں پر لیکن تمہارے ارادے میرے حق میں نیک نہیں ہیں مجھے جلد ہی کچھ ایسا کرنا ہے کہ تم پر صرف میرا حق ہو اس دفعہ میں تم سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا" وہ ہم کلامی کرتا خود بھی دوسری طرف نکل گیا۔

****

بیضاء بمشکل یونیورسٹی سے گھر تک آئی تھی۔ وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی گھر کی ساری خواتین کو لاؤنج میں موجود پایا۔۔۔ وہ سب کو معذرت کرتی سر درد کا بہانہ بنا کر اپنے کمرے میں چلے گئی۔ کمرے میں آتے ہی کب سے رکے آنسو اپنا راستہ تلاش کرتے بہنے لگے۔ وہ بیگ بیڈ پر پھینک کر باتھ روم میں گھس گئی اور نل کھولے ہذیانی انداز میں اپنا بایاں ہاتھ دھونے لگی۔ آنسو ہنوز بہہ رہے تھے۔ جب ہاتھ کو بار بار دھونے سے بھی اس کی تسلی نہ ہوئی تو اس نے شاور چلا دیا اور خود برقعے سمیت اس کے نیچے کھڑی ہو گئی۔ وہ پینک ہو رہی تھی۔ مسلسل اپنے ہاتھوں کو جسم پر پھیر رہی تھی جیسے کچھ اتار رہی ہو۔ اس کے لب سلے تھے مگر آنکھوں سے

www.novelsclubb.com

سارا لاوا باہر نکل رہا تھا۔ تھک ہار کر وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی۔ پانی مسلسل اس پر گر رہا تھا وہ دونوں بازوں کا گھٹنوں کر گرد حصار باندھے سر بھی گھٹنوں پر رکھے خاموشی سے روئے جا رہی تھی۔ شاور سے گرنے والا پانی اپنے ساتھ بیضاء کے آنسو بھی بہا کر لے جا رہا تھا۔ اسے اسی حالت میں بیٹھے جانے کتنی گھڑیاں بیت گئی۔ ہوش میں تب آئی جب مسجد میں ہونے والی عصر کی اذان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ وہ اذان سنتے ہی جھٹ سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی جیسے کسی نے اسے نیند سے بیدار کیا ہو۔ اس نے شاور بند کیا اور الماری سے اپنے کپڑے نکالنے چلی گئ۔ وہ جلدی سے فریش ہو کر وضو باندھ کر جائے نماز پر کھڑی ہو گئی۔ اب اسے ساری روداد اپنے بہترین دوست کے گوش گزار کرنی تھی۔ ایسا دوست جو اسے ہر دفعہ تھام لیتا ہے، جو اسے حوصلہ دیتا ہے، جو اسے گرنے نہیں دیتا، جو اسے محفوظ رکھتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر جو اسے اب تک "بیضاء" رکھے ہوئے ہے۔

وہ نماز سے فارغ ہو کر قرآن کھول کر بیٹھ گئی اور بے دلی سے پڑھنے لگی۔ مگر اس آیت کے سامنے آتے ہی وہ ایک دم الرٹ ہوئی اور غور سے پڑھنے لگی۔

"یہ بیان ہے لوگوں کے لیے اور ہدایت اور نصیحت ہے ڈرنے والوں کے لیے"

"اللہ تعالیٰ آپ مجھے کیا سمجھانا چاہ رہے ہیں میں تو اس سے ہدایت لیتی ہوں پھر آپ مجھے یہ کیوں باور کروا رہے ہیں کیا میں اتنی دیر سے بس اسے پڑھے جا رہی تھی؟ لیکن نہیں اللہ تعالیٰ میں تو اپنے ہر معاملے میں آپ کے بھیجے اس معجزے سے مدد لیتی ہوں۔ پھر ایسا کیا ہے جو مجھے سمجھ نہیں آ رہا؟" وہ اپنی الجھن کو ختم کرنے کیلئے اس سے اگلی آیت کی طرف بڑھی۔

"اور ہمت نہ ہارو اور غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو"

اس آیت کو پڑھتے اس کے رکے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔ اب کی بار گرنے والے آنسو شکر کے آنسو تھے۔ اسکے ساتھ ہر دفعہ ایسا ہوتا تھا وہ نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی تھی اور جواب اسے قرآن سے ملتا تھا۔ ہمیشہ کی طرح اب اسے یہ

آیت سمجھنی تھی اسی لیے وہ سٹڈی ٹیبل سے اٹھ کر بیڈ سے اپنا فون اٹھا کر واپس سٹڈی ٹیبل پر بیٹھ گئی۔اس نے موبائل پر اس آیت کو سرچ کیا فوراً سے اپنا قرآن جرنل کھولا اور اس آیت کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"ہمت کیلئے قرآن پاک میں اور بھی بہت سے لفظ استعمال ہوئے ہیں جیسے۔ضعفو، تفشلا، عزم، فثبتو لیکن یہاں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے "و تھنو" جس کا مادہ ہے (و-ہ-ن) جس کا مطلب ہے جسمانی اور اخلاقی کمزوری، ارادے کی کمزوری"

او اللہ تو آپ مجھے یہ ہدایت دینا چاہ رہے ہیں میں کیسے گمان کر سکتی ہوں کہ آپ مجھے اکیلا چھوڑ دیں گے۔آنسو ہنوز بہہ رہے تھے۔پہلے والی ہذیانی کیفیت کب سے ختم ہو چکی تھی۔اب وہ ریلیکس تھی کیونکہ اسے اس کے سب سے بہترین دوست ہر بار کی طرح اب بھی تھام لیا تھا۔وہ بہت منہمک سی آیت کو تفصیل سے سمجھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ واقع جنگِ احد کا ہے جب صحابہ کرام جیتی ہوئی جنگ ہار چکے تھے۔اچانک کفار کے حملے سے سب کے حوصلے پست ہو چکے تھے سب کے ارادے کمزور ہو چکے تھے تب اللہ تعالٰی نے صحابہ کرام کو تسلی دی کہ ہمت مت ہارو آج کفار تم پر غالب آ گئے ہیں تو کیا ہوا کل تم ہی ان پر غالب آؤ گے۔اگر تم مومن ہو تو۔۔۔ساتھ ہی اللہ تعالٰی نے مومن ہونے کی شرط رکھ دی۔آخر مومن کون ہوتا ہے؟جو ذرا سی پریشانی آ جانے پر مایوسی کی طرف بھکنے لگتا ہے؟جو ذرا سی چوٹ پر واویلہ مچانے لگتا ہے؟جو دین کے راستے میں ذرا سی سختی برداشت نہ کرنے کی وجہ سے واپس پلٹنے لگتا ہے؟۔۔۔یہ سب تو منافقین کی نشانیاں ہیں۔۔۔یہ تو اللہ تعالٰی پر توکل نہ رکھنے والوں کی نشانیاں ہیں۔۔۔مومن تو وہ ہوتا ہے جسے تپتی ریت پر بھی لٹا دیا جائے تو احد احد پکارتا ہے،مومن تو وہ ہوتا ہے جو پورے دل سے "سمعنا واطعنا" کا اقرار کرتا ہے پھر واپس جانے کیلیئے ساری کشیاں جلا دیتا ہے ایسا ہوتا ہے مومن جو فقط ایک یقین کے بھروسے پوری قوم کو لے کر دریا پار کر جاتا ہے،جو آگ تک میں کود

www.novelsclubb.com

جاتا ہے صرف اس بھروسے کہ "اللہ ہے نا" وہ کہتا ہے میرا رب راضی تو میں راضی "بیضاء پڑھ تو صحابہ کا قصہ رہی تھی لیکن اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے باور کروا رہا ہے۔

"او اللہ تعالیٰ میں کیسے بھول گئی کہ آپ مجھے میری اس پریشانی سے نہیں نکالیں گے، اللہ تعالیٰ آپ ہر دفعہ مجھے عاجز کر دیتے ہیں میرے رب میں تیری رضا میں راضی، مجھے یقین ہے کہ آپ ہی مجھے اس دلدل سے نکالیں گے، میں ہمت نہیں ہاروں گی، ہاں میں غمگین ہوں اپنے ماضی کی وجہ سے لیکن میں آپ کے فیصلوں پر یقین رکھتی ہوں مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے اس اندھیرے سے مکمل طور پر نجات دلائیں گے۔ میرے پیارے اللہ میں تیری رضا میں راضی۔ میں نے سنا اور اطاعت کی۔ ان شاءاللہ آپ مجھے کمزور نہیں پائیں گے۔ جب آپ میرے ساتھ ہیں تو میں اس سب نکل آؤں گی۔ آپ ہیں نا میرے ساتھ؟" اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے

www.novelsclubb.com

ساتھ اپنا سر سٹڈی ٹیبل پر ہی ٹکا دیا۔اسے مدد مل گئی تھی۔اب وہ پر سکون تھی۔
کیونکہ اسے "یقین" تھما دیا گیا تھا۔

****

زاویار عیشاء کی نماز پڑھنے کے بعد مسجد کی اندرونی سیڑھیوں پہ بیٹھا اطراف میں دیکھ رہا تھا۔یہ اسکا معمول تھا جب بھی وہ اس مسجد میں آتا اس کے ہر کونے کو ایک بار ضرور دیکھتا تھا اب تو اسے مسجد کا نقشہ حفظ ہو چکا تھا۔یہ وہی مسجد تھی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وارث شاہ نے اپنی "ہیر" یہاں مکمل کی تھی۔مسجد سطح زمین سے پانچ فٹ نشیب میں بنی تھی۔زاویار انہیں سیڑھیوں پر بیٹھا تھا۔مسجد کے بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوں تو ساتھ اوپر کو سیڑھیاں جاتی دکھائی دیتی ہیں جہاں قطار میں کمرے بنے تھے جن میں مسجد کے رہائش پذیر بچے رہتے تھے۔
مسجد کے ایک طرف چھوٹی سی سیڑھیاں بنی تھیں جو وارث شاہ کے ہُجرے تک جانے کا ذریعہ تھیں۔زاویار کو بچپن ہی سے صوفی ازم سے کچھ خاص لگاؤ تھا اسی وجہ

سے وہ وارث شاہ سے خاص انسیت رکھتا تھا۔ایک آخری نظر مسجد پہ ڈال کر وہ باہر نکل رہا تھا اس وقت اس کی زبان پر وارث شاہ کا ہی کلام تھا۔

اک رات دا جاگنا بہت اوکھا

اک جاگدا دکھی بیمار راتیں

یا راتیں چور تے ٹھگ جاگدا

یا جاگدا پہرے دار راتیں

یا جاگدا عشق دی رمز والا

یا جاگدا یار دا یار راتیں

وارث میاں سب سو جاندے

بس جاگدا پروردگار راتیں

www.novelsclubb.com

(وارث شاہ)

"زاوی پُتر کہاں رہ گیا تھا میں نے تیری کھوج میں کنوؤں میں بانس ڈلوا دیے تھے" غیاث الدین (منشی) اسے گھر داخل ہوتا دیکھ کر وہیں شروع ہو چکے تھے۔

"ایسی بھی کیا آفت آگئی جو آپ کو گاؤں کے نادیدہ کنوؤں میں بانس ڈلوانے کی تکلیف اٹھانی پڑی" وہ استہزایہ انداز میں کہتا صحن میں لگے نلکے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ٹھنڈے پانی سے ہاتھ منہ دھو کر وہ ان کے سامنے چارپائی پر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تجھ سے ضروری بات کرنی ہے پہلے تو کھانا کھا لے"

"بھوک نہیں ہے۔۔۔آپ بات کریں" ان کے تاثرات دیکھ کر وہ اتنا تو جان گیا تھا کہ بات بہت ضروری ہے۔

"ہمم۔۔۔تُو نے آگے کیا سوچا ہے اپنے بارے میں" حقے کی نال کو اس پر ٹکا کر اب وہ پوری توجہ سے اس سے استفسار کر رہے تھے۔

"کس بارے میں سوچنا ہے۔۔۔میں کچھ سمجھا نہیں، کھل کر بات کریں" وہ الجھا الجھا سا ان کے تاثرات سے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"سیدھی سی بات ہے زاوی۔۔۔میں تیری شادی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔دیکھ پُتر جب تیرا رشتہ ہوا تھا اس وقت میرا بھائی اور بھرجائی حیات تھے

لیکن اللہ نے انہیں اتنی مہلت نہ دی کہ وہ تیری خوشی دیکھ سکتے خیر اللہ کی مصلحتیں وہی جانے۔۔۔ میں بس اتنا کہہ رہا ہوں کہ تو ماشاءاللہ سے اس قابل ہو چکا ہے کہ اپنا گھر بسا سکے۔۔۔ دیکھ پُتر طہور سے پہلے میں تیرا باپ ہوں اگر کوئی مسئلہ ہے یا کوئی اور پسند ہے تو مجھے بتا سکتا ہے"

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ میری پسند جانتے ہیں اور شادی بھی میں اسی سے کروں گا لیکن... ابھی نہیں کر سکتا۔۔۔ میں ابھی خود کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ اس کو وہ سب دے سکوں جس کی وہ حقدار ہے"

"زاوی تو کیوں نہیں سمجھ رہا طہور کے علاوہ بھی میری دو بیٹیاں ہیں وہ بھی اس قابل ہو چکی ہیں کہ انہیں بیاہ دوں۔۔۔۔ تم جانتے ہو جب تک تم دونوں کی شادی نہیں ہو گی ان کی شادی کے بارے میں میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ اس کے

نصیب میں جو لکھا ہے وہ اسے مل کے ہی رہے گا چاہے تم آج ہی برات لے آؤ چاہے دس سال لگا دو" ان کی بات پر زاویار کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑ چکے تھے وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے جانے کیا سوچ رہا تھا۔

"مجھے بس تھوڑا سا وقت دیں" وہ کروٹ کے بل رخ پھیر چکا تھا جس کا مطلب تھا اب وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔

****

بیضاء اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ دوپہر کی نسبت اب وہ بہتر تھی۔ نیچے سے آتے شور سے وہ بار بار ڈسٹرب ہو رہی تھی۔ وہ غصے سے کتابیں بند کرتی نیچے چلی گئی۔ لاؤنج میں اس وقت گھر کی ساری خواتین بیٹھی اپنے سامنے کپڑے پھیلائے ان پر تبصرے کر رہی تھیں۔ زمران بھی وہیں بیٹھا تھا کیونکہ ان سب کے کپڑے وہی ڈیزائن کرتا تھا سوائے بیضاء کے۔ اب بھی وہ اپنے

ٹیبلیٹ پر زائرہ کو ڈیزائنز دکھا رہا تھا۔ بیضاء بیزار سی آسیہ بیگم کے پاس زمین پر بیٹھ کر اپنا سر انکے گھٹنے سے ٹکا دیا۔ آسیہ بیگم نے اسکا سر پیچھے کیا اور آگے کو جھک کر کوئی کپڑا اٹھانے لگی۔ بیضاء نے ناراضگی سے انہیں دیکھا اور پھر خاموشی سے اپنے دونوں بازوں سامنے پڑے میز پر رکھ کر اپنا سر بھی ان پہ رکھ دیا۔

"تم کمرے میں پڑھ رہی تھی پھر یہاں کیا کر رہی ہو؟" زائرہ کے پوچھنے پر زمران نے بھی اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سب اتنی آہستہ آواز میں شور مچا رہے تھے کہ مجھے گمان گزرا گھر خالی ہو گیا ہے بس وہی دیکھنے آئی ہوں" وہ سنجیدگی سے کہتی انکو احساس دلا رہی تھی کہ انکی آوازیں اسے ڈسٹرب کر رہی ہیں لیکن وہاں سمجھتا کون؟.

"شادی والا گھر ہے شور تو ہو گا ہی۔۔۔۔ تم یہ بتاؤ کس طرح کے ڈریسز بنوانے ہیں ابھی بتادو"

"میری فکر نہ کریں سارہ اور طہور خود ہی دیکھ لیں گی۔۔۔ مجھے بس ایک کپ چائے بنوادیں پلیز" وہ ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا سر میں درد ہو رہا ہے کیا؟" آسیہ بیگم اب کپڑوں کو چھوڑے اسے فکر مندی سے دیکھ رہی تھیں۔ بیضاء نے اثبات میں سر ہلایا۔ انہوں نے زائرہ کو چائے بنانے کا کہا اور فوراً اس کا سر واپس اپنے گھٹنوں پر رکھا اور ہلکا ہلکا دبانے لگیں۔ وہ آنکھیں موندے مسکرا رہی تھی۔ زمران جو کب سے اسے اگنور کرنے کی کوشش

کر رہا تھا اس کے مسکرانے پر ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے لگا۔اس سے نظریں پھیرنا زمران کیلیئے انتہائی مشکل کام تھا۔اس کی رنگت میں ہلکا سا سانولا پن تھا۔اس کے چہرے پر سب سے پُر کشش چیز اس کے اوپر والے ہونٹ پہ بنا تِل تھا۔جو اس کے مسکرانے پر اسکی آنکھوں کے ساتھ وہ بھی بخوبی ساتھ دیتا تھا۔وہ خوبصورت نہیں تھی عام سی شکل کی عام سی لڑکی تھی لیکن پھر بھی اچھی لگتی تھی۔اب بھی خود پر زمران کی نظریں محسوس کر سکتی تھی۔

"امی کچھ لوگ اتنے ہٹ دھرم اور بے شرم کیوں ہوتے ہیں؟"اس کی بات پر آسیہ بیگم نے دھیان نہیں دیا وہ منزہ بیگم کی کسی بات کا جواب دے رہی تھیں لیکن جسے سنایا گیا تھا وہ بخوبی سن چکا تھا اور اب بھی ڈھیٹ بنا اسے ہی دیکھے جا رہا تھا اب فرق اتنا تھا بیضاء کے ساتھ وہ بھی مسکرا رہا تھا۔بیضاء لاشعوری طور پر زمران کی سیاہ آنکھوں کی تپش کا موازنہ اس شخص کی "سیاہ آنکھوں" کی تپش سے کرنے لگی۔

دونوں کی آنکھیں سیاہ تھیں مگر دونوں کی تپش میں کتنا فرق تھا۔سچ ہی کہتے ہیں عورت اپنی طرف اٹھنے والی ہر نظر پہچان لیتی ہے۔اس شخص کی آنکھیں اسے خوف زدہ کرتی تھیں مگر زمران کی آنکھیں۔۔۔اس کی آنکھیں اسے کسی اور ہی دنیا سے متعارف کرانے لگتی تھیں جس سے وہ اعراض برتنا چاہتی تھی۔وہ حقیقت کو جھٹلا نہیں رہی تھی مگر اسے قبول بھی نہیں کر سکتی تھی۔بیضاء اپنا سر اٹھاتی وہاں سے اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔وہ وہاں مزید نہیں بیٹھ سکتی تھی

****

"نہیں وکیل صاحب ابھی آپ انہیں کوئی نوٹس نہ بھیجیں پہلے میں بھائی صاحب اور ابا میاں سے بات کرلوں پھر آپ کو بتاؤں گا تب تک اس معاملے کو دبا ہی رہنے دیں"زائرہ چائے لیے اندر آئی میر حاکم کو فون پر مصروف دیکھ کر چائے میز پر رکھتی خود خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"جی جی میں جلد ہی آپ سے رابطہ کروں گا۔۔۔اوکے جی اوکے اللہ حافظ "میر حاکم نے زائرہ کو دیکھ کر جلدی سے فون بند کرتے اسکے پاس جا بیٹھے۔

"بابا کوئی مسئلہ ہے کیا؟"چائے کا کپ انہیں تھماتے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"کچھ خاص نہیں بس چھوٹا سا زمینی تنازعہ ہے ان شاءاللہ جلد حل ہو جائے۔۔۔ان معاملات کو چھوڑو مجھے یہ بتاؤ میری بیٹی خوش تو ہے نا؟"ان کے پوچھنے پر زائرہ نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔

"ہمیشہ خوش رہو میرا بچہ "میر حاکم اسے اپنے بازو کے حلقے میں لیے کندھے سے لگائے اسکا سر چوم رہے تھے۔

"ارے ارے یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں۔۔۔بس بابا اب مجھے یقین ہو گیا ہے میں آپکی سگی اولاد ہوں ہی نہیں "بیضاء جو ابھی اندر آئی تھی باپ بیٹی کے پیار کا مظاہرہ دیکھ کر اسکی ڈرامے بازی شروع ہو چکی تھی۔ میر حاکم نے چائے کا کپ سامنے میز پر رکھا اور مسکراتے ہوئے اپنا دوسرا بازو بھی کھول کر اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ بیضاء بھاگنے کے سے انداز میں ان کے پاس جا کر زائرہ کی طرح ان کے دوسرے کندھے پر اپنا سر رکھ کر بیٹھ گئی۔

"زائرہ آپی آپکو امی کے کمرے میں دادی ماں بلا رہی ہیں" ارحہ ان تینوں کو اس طرح دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔ زائرہ سر ہلاتی اس کے ساتھ ہی کمرے سے نکل گئی۔ بیضاء ہنوز اسی حالت میں انکے ساتھ بیٹھی تھی۔

"بیضاء تم ٹھیک ہو؟" اس کے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ آئی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔ وہ اپنے باپ کو بتانا چاہتی تھی کہ ٹھیک نہیں ہے لیکن کیسے بتاتی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا آئی ایم پرفیکٹلی آل رائٹ" ذہن میں بہت کچھ چل رہا تھا لیکن زبان سے بس یہی الفاظ ادا ہوئے تھے۔

"مجھے آپ سے کہنا تھا کہ میں ایگزامز تک پھوپھو کے گھر رہنا چاہتی ہوں اس شور میں نہیں پڑھ سکتی لیکن اماں نہیں مان رہی وہ کہتی ہیں میں پھوپھو کو تنگ کروں گی"

"تمہاری ماں کہتی تو ٹھیک ہی ہیں تم نے میری بہن کی ناک پہ دم کر دینا ہے" بیضاء نے شکایتی انداز میں اپنے باپ کو دیکھا۔

"لیکن تم فکر نہیں کرو میں انہیں سنبھال لوں گا تم جانے کی تیاری کرو اور اچھے سے پڑھائی کرو" بیضاء جوش میں آ کر دوبارہ ان سے لپٹ گئی۔

"یو آر دی بیسٹ مائے ہیرو"میر حاکم نے دونوں بازوؤں اسکے گرد پھیلا کر اسے خود میں جیسے چھپالیا تھا۔اس وقت وہ خود کو ہر طرح کے خوف کے بوجھ سے آزاد محسوس کر رہی تھی۔یہ کیسا احساس تھا کہ باپ کی ذرا سی شفقت اسے دنیا کے ہر خوف سے نجات دلا دیتی تھی۔وہ اپنا یہی بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی۔مگر کیسے ؟؟؟؟

****

"تائی ماں دانی آگیا؟"منزہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی فردوس بیگم کے ساتھ مل کر مہمانوں کی لسٹ بنارہی تھیں۔بیضاء کے بلانے پر سرسری سا دیکھ کر نفی میں سر ہلاتی واپس اپنے کام میں مشغول ہو گئیں۔

"اووو۔۔۔مجھے اس کے کمرے سے کتاب لینی ہے۔۔۔پتہ نہیں وہ کب آئے گا" ہاتھ میں سینڈوچ پکڑے جسے وہ وقفے وقفے سے کھارہی تھی۔چہرے سے اکتاہٹ ظاہر کرتی انہیں کے پاس بیٹھ گئی۔

"اس کے کمرے سے خود ہی جا کر لے لو" فردوس بیگم نے اسے وہاں سے بھیج دیا۔وہ بھی احسان کرنے والے انداز میں وہاں سے اٹھ گئی اسکا رخ اب دایان کے کمرے کی طرف تھا۔اس کے کمرے سے مطلوبہ کتاب لیے اپنے کمرے چلی گئی۔وہ کتاب کو بیگ میں رکھنے والی تھی لیکن کھول کر اسکا جائزہ لینی لگی۔اس میں سے ایک تہہ شدہ کاغذ نیچے گرا۔وہ کتاب بیڈ پر رکھ کر کاغذ نیچے سے اٹھاتی تعجب سے دیکھ رہی تھی۔ تجسس کے ہاتھوں مجبور وہ کھول کر پڑھنے لگی۔وہ کوئی خط تھا جسے وہ سارے اخلاقی سبق بھلائے بڑے انہماک سے پڑھ رہی تھی وہ جیسے جیسے پڑھتی گئی اسکے چہرے کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہوتی گئی۔اس نے پڑھ کر ویسے ہی خط واپس کتاب میں رکھا۔

www.novelsclubb.com

"واہ یار مولوی صاحب مجنوں بنے بیٹھے ہیں اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا اب آئے گا مزہ۔۔۔ مسٹر دایان میر عالم اب تم مجھ سے بچ کے جاؤ گے کہاں" اس کے چہرے پر وہی شیطانی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ایسی مسکراہٹ تبھی آتی تھی جب وہ کسی کا راز جان لیتی تھی۔وہ جلدی سے اپنا بیگ پیک کرنے لگی۔(اسے ایگزامز تک شجاع ہاؤس رہنا تھا) تبھی نیچے سے دایان کے چلانے کی آواز آنے لگی۔اس کی آواز سن کر بیگ تھامے جلدی سے کمرے سے نکل گئی۔

****

"امی میں نے آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے میرے کمرے کی صفائی ارحہ سے مت کروایا کریں۔۔۔میری ساری چیزوں کی ترتیب خراب کر دیتی ہے.....ارحہ کی بچی جلدی آؤ ورنہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں" وہ اپنے کمرے میں کھڑا اس وقت فل غصے سے چلا رہا تھا۔اس کے غصے سے سبھی خائف ہوتے تھے اسے غصہ بہت کم

آتا تھا لیکن جب بھی آتا تھا جلال ہاؤس میں ایک بھونچال آجاتا تھا۔ ارحہ جلدی سے اس کے کمرے میں آئی۔

"جی بھائی" وہ ڈری سہمی سی اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"ہزار دفعہ کہا ہے تم سے میری چیزوں کو مت چھیڑا کرو پھر بھی تمہیں اثر نہیں ہوتا"

www.novelsclubb.com

"دایان کیا ہو گیا ہے اتنا غصہ کس بات پر آرہا ہے تمہارے کمرے کی صفائی ارحہ نے نہیں میں نے خود کی تھی" منزہ بیگم کی بات پر ارحہ نے سکون کا سانس

لیا۔"اب بتا بھی دو ایسی کیا قیامت آگئی ہے جو اس پہ برس رہے ہو" دایان نے ایک غصے بھری نظر سے ارحہ کو دیکھا وہ بھی اسے ہی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"میری ایک کتاب نہیں مل رہی مجھے۔۔۔"ابھی وہ بول رہی تھی کہ بیضاء وہی کتاب ہاتھ میں لہراتی اندر آرہی تھی۔

"کہیں یہ وہ کتاب تو نہیں۔۔۔جس کی وجہ سے تم نے پورے گھر میں شور مچار کھا ہے.....تم فضول میں ارحہ پہ غصہ ہو رہے ہو سوری بولو اسے ابھی کے ابھی" بیضاء کے ہاتھ میں کتاب دیکھ کر دایان کے تنے اعصاب ڈھیلے ہوئے غصہ ایک دم سے جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔اس نے خفگی سے بیضاء کو دیکھا جو اسے سوری بولنے کو کہہ رہی تھی۔

"سوری۔۔۔۔لیکن آئندہ کوئی بھی میری چیزوں کو مجھ سے پوچھے بغیر ہاتھ نہیں لگائے گا" احسان کرنے والے انداز میں سوری کہتا اپنے بیڈ پہ جا بیٹھا۔جان بخشی ہونے پر ارحہ وہاں سے بھاگ گئ۔منزہ بیگم بھی غصے سے دایان کو دیکھتی صلواتیں سناتی کمرے سے نکل گئیں۔

****

"مسٹر دایان میر عالم کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے ایسا بھی کیا خاص ہے اس کتاب میں جس کی وجہ سے آپ خود پر قابو نہیں رکھ سکے" بیضاء ادھر سے اُدھر ٹہلتی کسی پولیس آفیسر کی طرح سرد لہجے میں اس سے استفسار کر رہی تھی۔

"کتاب خاص نہیں ہے اس میں کچھ ایسا ہے جو میرے لیے بہت خاص ہے....اب خاموشی سے مجھے کتاب دو اور یہاں سے چلتی بنو" وہ اٹھ کر اس سے کتاب جھپٹنے لگا تھا لیکن بیضاء نے فوراً اپنا بازو پیچھے کر لیا وہ مایوس سا واپس بیڈ پہ جا بیٹھا۔

"نہ نہ نہ ایسی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔ گھنے میسنے، بد تمیز، بے مروت، گدھے۔۔۔ مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔اب تک چھپا کر رکھا ہوا تھا۔۔۔ کب سے یہ سب چل رہا ہے؟" وہ ایک دم غصے سے پھٹ پڑی تھی سارا جمع شدہ لاوا اب باہر نکل رہا تھا۔

"تم تو چلو پیدائشی بد تمیز ہو اس کو دیکھو ذرا وہ بھی معصوم بنی بیٹھی ہے بھنک تک نہیں پڑنے دی۔۔۔ قسم سے دانی میرا بس نہیں چل رہا میں تم دونوں کو چھت سے نیچے پھینک دوں" وہ غصے سے کتاب سٹڈی ٹیبل پر رکھتی گلاس میں موجود پانی پینے

www.novelsclubb.com

لگی۔ دایان بھی اس کے ٹھنڈے ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی لیکن دایان کی آواز نے اسے روک دیا۔

"اسکا قصور نہیں ہے بلکہ کسی کا بھی قصور نہیں ہے بس ابھی حالات ایسے ہیں کہ ہم نے چپ سادھ رکھی ہے" اس کی بات پر وہ ایک دم سے پلٹی غصے سے گھور رہی تھی۔

"مسٹر دایان میر عالم! جو لوگ محبت کو حالات کا جھانسہ دے کر قربان کرتے ہیں وہ دراصل بزدل ہوتے ہیں... وہ قربانی نہیں انکی بزدلی ہوتی ہے۔۔۔ اگر حوصلہ نہیں ہے تو اپنے جذبات کو بھی قابو میں رکھتے۔۔۔ خیر تم سے یہ امید بالکل بھی نہیں تھی مجھے لگا تھا ہم ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپاتے مگر میں غلط تھی" وہ غصے سے پیر پٹختی کمرے سے جانے لگی۔

"کہاں جا رہی ہو اسے کچھ مت کہنا" بیضاء نے مڑ کر دایان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"لائیک سیریسلی ؟؟" ابرو اچکا کر دایان کو دیکھا۔ "آفرین ہے تم دونوں پر" وہ اپنی کہہ کر ایک پل بھی وہاں رکے بغیر کمرے سے نکل گئی۔ دایان اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بیڈ پر بیٹھا رہا۔ اسے غم یہ نہیں تھا کہ بیضاء کو اس کے بارے میں سب معلوم ہو چکا ہے اصل غم تو یہ تھا کہ بیضاء ناراض ہو گئی تھی۔ اور اسے منانا دایان میر عالم کیلئے مشکل ترین کام تھا۔

****

جاری ہے۔۔۔۔۔